غزل تصنیف جناب عظمت خانصاحب المتخلص بہ عظمت ساکن گاڈی اڈہ لکنو

کسنے سنا دیا اسے افسانہ جوت کا | آتا نہیں جو ہوش میں دیوانہ جوت کا
کس بیقروش سی سن لیا افسانہ جوت کا | مرتا تڑپ تڑپ کے ہے دیوانہ جوت کا
پیری نے آکے دلسے ہمارے بھلا دیا | تھا یاد سب شباب میں افسانہ جوت کا
ہرگز چمن مین پھر کسی گل پر نہ ڈالی آنکھ | چہرہ جو دیکھے نرگس ستانہ جوت کا
ممکن نہین کہ کوچہ سے اسکے اوٹھین قدم | بیٹھا ہے پانون توڑ کے دیوانہ جوت کا
ساقی مجھے نہین مئے کہنہ کی آرزو ہے | مینے بنا بنا لیا ہے پیمانہ جوت کا
سر منھ مین لیکے ڈالدی خایہ کی تمین جان | سب سے الگ ہے طرز مسیحانہ جوت کا
بس مجھ مین اور قیس مین اتنا ہی فرق ہے | وہ مبتلا ہے رخ تھا مین دیوانہ جوت کا
ٹکڑے کیا ہے جوشش مستی مین خایہ نے | کیا شیشہ گر بنائیگا پیمانہ جوت کا
منھ مین ہمارے خایہ کے پانی بھر آئے گا | دکھلاتے ہین وہ دور سے پیمانہ جوت کا
کرسے یہ کیون نہ بیٹھ کے کرواؤین وہ فلان | زرباس ہی مزاج ہی شاہانہ جوت کا
بتمین فلان یار یہ کہتا ہون دیکھ کر ہے | ہے آشیان بیکا کہ خسخانہ جوت کا
اوس شمعرو کی جب نظر آئی ضیاے کس | خایہ لپک کے بنگیا پروانہ جوت کا
کسطرح ہون نہ محو تحیر مین جوہری ہے | لعل گرانبہا بنا دُر دانہ جوت کا
بتمین یہ کب ہین گنبد تو تلی فلان پر | سبزہ سے لہلہاتا ہے کاشانہ جوت کا

بازآؤ وصل یار سے عظمت بھنسوگے تم
کمسن ہین وہ ذرا سا ہے پیمانہ جوت کا

رہتا ترس ترس کے ہی دیوانہ جوت کا | دکھلاتے ہین وہ دور سے پیمانہ جوت کا
دھکلی لگاکے بس وہین مرجھاکے رہ گئے | ٹوٹا نہ خاک توڑ لیے پیمانہ جوت کا

غزل تصنیف جناب تبارک حسین صاحب تبارک ساکن گاڈی اڈہ

جناب تحقیق صاحب المتخلص بہ آرمان ساکن احاطہ مرزا علی خان شہر لکھنؤ

بہنے ہی والا ہے دھارا جوت کا — موج دریا ہے تہرارہ جوت کا
اسقدر کثرت نہ کر خایونکی ہوس — کسطرح پھر ہو گذارہ جوت کا
ہے ابھی انداز مستی شباب — کر لو جی بھر کے نظارہ جوت کا
کیا جہانمین پرفضا منظر یہ ہے — باغ جہانونکا ہزارہ جوت کا
دیکھنا بیٹی ہی کیون رخسے نقاب — کسطرف کو ہے اشارہ جوت کا
اسقدر جو داگہ نکو اچھول کر — ہوگیا آلو بخارہ جوت کا

نیڈ تو لیکہ کر دو جو مو اسے
ہے کھلا ٹھاکر دوارہ جوت کا

تصنیف شاعر مکسخن ماہر علم و فن سید محمد آغا صاحب المتخلص بہ آغا بانی مشاعرہ ہزلیات ہذا

عام ہے اب تو اشارہ جوت کا — عاشقو کر لو نظارہ جوت کا
لیگئے سرمہ سمجھکر نور چشم — میل جب اوسنے اوتارا جوت کا
پھینک کر قرعہ منجم کہتے ہین — نحس آیا ہے ستارہ جوت کا
وقفیت کچہ نام سے مان کے نہین — ہی وہے بابا ہزارہ جوت کا
بحر اعظم مین ہوے جب غوطہ زن — مل گیا آخر کنارہ جوت کا
لونڈے بازی کرتے ہین پھر کیون دو — اسمین کیا آخر اجارہ جوت کا
آتشک سوزاک گٹھیا ضعف باہ — یارو جھگڑا ہے سارا جوت کا

جلسہ سالانہ مین آغا زبس
ہے چمک جاتا ستارہ جوت کا

خونین نہایا لنڈ نہ کچھ ضائقہ ہلا ہلا ‎ ‎ رکھتے ہی منھ پہ ہوگیا ایام جوت کو

کچھ گرم و سرد وصل مین ایسی ہوا چلی ‎ ‎ سوزِ منی سے ہوگیا سرسام جوت کو

سورج مکھی کی طرح سے کمھلا کے رہ گئی ‎ ‎ گرمی مین لگ گیا جو کڑا گھام جوت کو

دیدار کی ہوس ہے نہین چودنے سے ذوق ‎ ‎ رکھدے اوٹھا کے طاق پہ گلفام چوتکو

نذرین ملین جو بلبلِ خدمت گذار سے ‎ ‎ پھولو نہین تو نے کہا گلفام جوت کو

خواہش جو پھالسنے کی ہے پیر یمین ناگہ ‎ ‎ دانہ بناؤ چیونٹیونکو دام جوت کو

کافور و عطر کی نہین حاجت ہی بعد غسل ‎ ‎ مل دے کفن مین گربت گلفام چوتکو

عظمت نہ آئنہ مین وہ دیکھینگے عکس رخ
اب اونکی صاف کر گیا حجام جوت کو

تمت

بقلم خاکسار پر معاصی گنہگار درگاہ رب قدیر سید
محمد نظیر ساکن محلہ بلوچ پورہ تھانہ چوک شہر لکھنؤ